بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر جسٹس عبدالمحسن بن محمد القاسم حفظہ اللہ نے 01-صفر-1437 کا خطبہ جمعہ مسجد نبوی میں "اللہ کی پناہ،،، اہمیت، اوقات، لمحات، فوائد" کے عنوان پر ارشاد فرمایا، جس کے اہم نکات یہ تھے: ☆ انسان کا خالق کیساتھ تعلق ☆ ہر حال میں امید صرف اللہ سے ☆ تعوذ پڑھنا نوح، یوسف، موسی، مریم علیہم السلام اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سمیت سب انبیائے کرام کا شیوہ ☆ اللہ کی پناہ حاصل کرنے کیلئے مختلف مواقع پر مختلف دعائیں ☆ شیطانی وسوسوں سے تحفظ کیلئے خصوصی سورت ☆ اللہ کی پناہ مانگنے کے مواقع: جب شیطانی وسوسہ آئے، نماز میں خیالات کے وقت، تلاوت سے پہلے، بیت الخلاء جاتے وقت، صبح شام کے اذکار میں، برا خواب دیکھ کر، حالت غصہ میں، ہمبستری سے پہلے، جب گدھا رینکے، گمراہی کا خدشہ محسوس ہو، شرک کا خدشہ ہو، بے راہ روی کا خدشہ ہو، سفر سے پہلے، سفر میں پڑاؤ کے وقت، اندھیری چلتے وقت، بادل دیکھ کر، سجدے میں ☆ کن چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے: اپنے اعضا، اعمال، تمام مخلوقات، زندگی میں اتار چڑھاؤ، ثروت و غربت کے شر سے، دکھ تکلیف، بیماری اور تکلیف، جادو اور نظر بد، دشمنوں کے شر سے، برا پڑوسی، فتنے، عذاب الٰہی ☆ جادوگروں سمیت کسی بھی غیر اللہ سے پناہ مانگنے والا کبھی بامراد نہیں ہوگا۔

پہلا خطبہ:

یقیناً تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں، ہم اسکی تعریف بیان کرتے ہیں، اسی سے مدد کے طلبگار ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش بھی مانگتے ہیں، نفسانی و بُرے اعمال کے شر سے اُسی کی پناہ چاہتے ہیں، جسے اللہ ہدایت عنایت کر دے اسے کوئی بھی گمراہ نہیں کر سکتا، اور جسے وہ گمراہ کر دے اسکا کوئی بھی رہنما نہیں بن سکتا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی معبودِ برحق نہیں، وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپکی آل، اور صحابہ کرام پر ڈھیروں درود و سلامتی نازل فرمائے۔

حمد و صلاۃ کے بعد:

تقوی الٰہی ایسے اختیار کرو جیسے تقوی اختیار کرنے کا حق ہے اور اسلام کو اچھی طرح تھام لو۔

مسلمانو!

اللہ تعالی نے اپنے بارے میں جلالی، جمالی اور صفاتِ کمال بیان کی ہیں، اللہ تعالی کی بلند صفات اور اچھے اچھے نام ہیں، اللہ تعالی نے نمونے کے بغیر مخلوقات پیدا کیں اور انہیں جچے تلے انداز میں بنایا۔

اللہ تعالی کی کمال حکمت و قدرت ہے کہ اس نے ہر چیز کا جوڑا بنایا، اور ہر چیز کا متضاد بھی پیدا کیا جیسے دن کے مقابلے میں رات، مرد کے مقابلے میں عورت، اور اچھائی کے مقابلے میں برائی۔

انسان کسی بھی وقت اور حالت میں اللہ کے بغیر نہیں رہ سکتا، کیونکہ وہ ہر لمحے اللہ تعالی سے بھلائی مانگتا ہے اور برائی سے پناہ چاہتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے: {يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ إِلَى اللَّهِ وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ} لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو، اور اللہ تعالی ہی غنی و قابل ستائش ہے۔[فاطر:١٥]

تنگی ترشی میں اللہ تعالی کو پکار کر ہی مشکل کشائی کی امید لگائی جا سکتی ہے: {أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ} کون ہے جو لاچار کی پکار پر اس کی دعا قبول فرمائے اور اس کی مشکل کشائی فرمائے؟! [النمل:٦٢] اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی ہی مصیبت میں ڈالتا اور نکالتا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے: {وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ} اور اگر آپکو اللہ کسی مصیبت میں ڈال دے تو اُسے صرف وہی رفع کر سکتا ہے۔[الأنعام:١٧]

اللہ تعالی نے صرف اُسے پکارنے پر اپنے بندوں کو قبولیت کا وعدہ بھی دیا، اور یہ اللہ تعالی کا حق ہے، اس حق میں اس کا کوئی شریک نہیں بن سکتا، اللہ تعالی سے دعا کی ایک صورت میں ممکنہ خطرات سے اللہ کی پناہ طلب کی جاتی ہے، دعا کی یہ قسم بھی ایک عظیم ترین عبادت ہے؛ کیونکہ اس میں عظمت الٰہی کے اظہار سمیت قلبی تعلق اللہ تعالی کیساتھ عیاں ہوتا ہے، اسی کے سامنے اپنی حاجت اور ضرورت کو پیش کیا جاتا ہے، چنانچہ جس قدر انسان اپنی حاجت و ضرورت پیش کرنے کیلئے مخلص ہوگا اتنی ہی جلدی اس کا مقصد پورا ہو جائے گا، حدیث قدسی میں ہے کہ جب اللہ تعالی اپنے بندے سے محبت کرنے لگے تو اللہ تعالی اپنے بندے سے فرماتا ہے: (بندہ مجھ سے مانگے تو ضرور دیتا ہوں، اور اگر مجھ سے پناہ طلب کرے تو میں اسے لازمی پناہ دیتا ہوں) بخاری

چنانچہ جو بندہ اللہ کی جس قدر عبادت کرتا ہوگا وہ اتنی ہی اللہ کی پناہ طلب کریگا، یہی وجہ ہے کہ اللہ کے رسول مصیبتوں اور مشکلات سے بچاؤ کیلئے اللہ کی پناہ چاہتے تھے، لہذا جس وقت اللہ تعالی نے نوح علیہ السلام کو کافر بیٹے کیلئے دعا سے روکا تو انہوں نے دعا مانگی: {رَبِّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ} میرے رب! میں لاعلمی کے باعث تجھ سے کچھ مانگنے پر تیری پناہ چاہتا ہوں۔[ھود:۴۷]

اور یوسف علیہ السلام نے آزمائش سے اللہ کی پناہ مانگی: {مَعَاذَ اللَّهِ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ} اللہ کی پناہ! یقیناً وہی میرا رب ہے، اسی نے میرے رہنے کا اچھا انتظام کیا۔[یوسف:۲۳]

موسی علیہ السلام کی قوم نے ان کے بارے میں غیر سنجیدگی کا گمان کیا تو: {قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ} کہا: میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں جاہلوں میں شمار ہونے لگوں۔[البقرة:٦٧]

اسی طرح فرعون نے موسی علیہ السلام کی دعوت پر اپنی قوم سمیت تکبر کیا تو موسی علیہ السلام نے فرمایا: {إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ مِنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ} بیشک میں نے تو ہر متکبر اور حساب کے دن پر ایمان نہ لانے والے سے اپنے اور تمہارے [حقیقی] رب کی پناہ حاصل کر لی ہے[غافر:۲۷]

موسی علیہ السلام نے فرعون اور اس کی فوج کے شر سے پناہ چاہتے ہوئے فرمایا: {وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَنْ تَرْجُمُونِ} بیشک میں نے اپنے اور تمہارے [حقیقی] رب کی پناہ حاصل کر لی ہے کہ تم مجھے سنگسار کرو۔[الدخان:۲۰]

جناب عمران کی اہلیہ نے زچگی کے بعد کہا: {وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ} میں اسے اور اس کی نسل کو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں دیتی ہوں۔[آل عمران:۳٦]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (مریم اور ان کے بیٹے کے علاوہ ہر نومولود کو شیطان چوکا لگتا ہے جس کی وجہ سے بچہ روتا ہے) متفق علیہ

مریم علیہا السلام کے پاس جس وقت روح پھونکنے کیلئے فرشتے کی آمد ہوئی تو انہوں نے فرشتے کو برائی کا ارادہ رکھنے والا کوئی انسان سمجھ لیا اور ساتھ ہی: {قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ بِالرَّحْمَنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا} کہنے لگیں: اگر تمہیں اللہ کا خوف ہے تو میں تم سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں۔[مریم:۱۸]

ہمارے نبی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ہمیشہ اللہ تعالی کی جانب متوجہ رہتے اور اللہ کی پناہ مانگتے، چنانچہ آپ صبح، شام، سفر، حضر، امن، جنگ، سوتے جاگتے، بیت الخلاء میں داخل ہوتے ہوئے اور نماز میں بھی کثرت سے اللہ تعالی کی پناہ مانگتے، چنانچہ قیام میں عذاب والی آیات پڑھتے، سجدہ، جلسہ میں ہوتے تو اللہ کی پناہ مانگتے، کوئی ناگوار چیز دیکھتے تب بھی اللہ کی پناہ مانگتے، ہر بری چیز سے اللہ کی پناہ مانگتے، حتی کہ نواقضِ ایمان یا نواقص سے بھی پناہ مانگتے، آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عام طور پر کہا کرتے تھے: (وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ، وَالشِّرْكِ وَالنِّفَاقِ، وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ[میں غربت، کفر، شرک و نفاق، خود پسندی اور ریاکاری سے تیری پناہ چاہتا ہوں]) ابن حبان

آپ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اپنے صحابہ کرام کو بھی اس کی تعلیم دیتے نیز بچوں میں حسن و حسین کو اللہ کی پناہ میں دیتے ہوئے فرماتے: (تمہارے جد امجد اسماعیل اور اسحاق [علیہما السلام] کو یہ الفاظ کہہ کر دم کرتے تھے: "أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ" [میں اللہ تعالی کے کامل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور نظر بد والی آنکھ سے]) بخاری

نیز دلوں میں اللہ کا واسطہ دیکر پناہ مانگنے کی عظمت بٹھاتے ہوئے فرماتے: (جو اللہ کا واسطہ دیکر پناہ مانگے اسے پناہ دے دو) ابو داود

حکمت الہی کے مطابق ہر مسلمان کا شیطان دشمن ہے، چاہے وہ انسان کی شکل میں ہو یا جن کی، فرمانِ باری تعالی ہے: {وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِينَ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ يُوحِي بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُورًا} اسی طرح ہم نے شیطان سیرت انسانوں اور جنوں کو ہر نبی [اور ان کے پیروکاروں] کا دشمن بنایا، جو دھوکہ دینے کی غرض سے کچھ خوش آئند باتیں ایک دوسرے کے کانوں میں پھونکتے رہتے ہیں [الأنعام: ۱۱۲] چنانچہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے بلکہ ہر مصیبت و آفت کی بنیاد ہے، وہ ہر وقت انسان کو نقصان

پہنچانے کیلئے کوشش میں لگا رہتا ہے، چنانچہ شیطانی شر اور شیطانی چیلوں سے تحفظ اللہ کی پناہ سے ہی حاصل ہو گا، یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالی نے مکمل ایک سورت شیطانی اور شیطانی چیلوں کے شر سے بچاؤ کیلئے نازل فرمائی، اور وہ ہے: {قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ}

لہذا اخلاص کیساتھ اللہ کی پناہ حاصل اور اسی پر توکل کرنے والے پر شیطان کبھی حاوی نہیں ہو سکے گا، فرمانِ باری تعالی ہے: {إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ} بیشک اس [شیطان] کو اپنے رب پر توکل کرنے والے مؤمنوں پر غلبہ نہیں ملے گا۔[النحل:۹۹]

چنانچہ مسلمان کو شیطانی وسوسوں اور خیالات سے پناہ مانگنے کا حکم دیا گیا ہے، فرمانِ باری تعالی ہے: {وَقُلْ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ} اور آپ کہہ دیں: میرے رب! میں شیطانی وسوسوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔[المؤمنون:۹۷]

بنی نوعِ آدم کو گمراہ کرنا شیطان کا سب سے بڑا مقصد ہے، اس نے کہا تھا: {قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ} مجھے تیری عزت کی قسم میں ان سب کو ضرور گمراہ کرونگا[ص:۸۲]

آج بھی شیطان ایمان کے بنیادی ارکان کے بارے میں وسوسے ڈالتا ہے، جن سے بچنے کا راستہ اللہ کے بغیر ممکن نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (شیطان تمہارے پاس آکر کہتا ہے: فلاں کو کس نے پیدا کیا؟ فلاں کو کس نے پیدا کیا؟ پھر آخر کار یہ بھی کہہ دیتا ہے کہ: تمہارے پروردگار کو کس نے پیدا کیا؟ جب یہاں تک نوبت آجائے تو تعوّذ پڑھے اور رک جائے) بخاری

اللہ تعالی نے لوگوں کے دلوں میں اسلام کی محبت ڈالنے کیلئے دینی خوبیوں والے اصولوں پر چلنے کا حکم دیا، چنانچہ لوگوں سے درگزر، نیکی کا حکم اور جاہلوں سے اعراض کرنے کی تلقین فرمائی، لیکن شیطان ایسا کرنے سے روکتا ہے، اور شیطانی رکاوٹوں سے تحفظ اللہ کی پناہ حاصل کرنے پر ہی ملے گا، فرمانِ باری تعالی ہے: {خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ [۱۹۹] وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ

سَمِيعٌ عَلِيمٌ} درگزر اختیار کریں اور نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں سے کنارہ کش ہو جائیں [۱۹۹] اور اگر کبھی آپ کو شیطان کا وسوسہ اُبھارے تو اللہ کی پناہ طلب کریں بے شک وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے [الأعراف:۲۰۰]

شیطان انسان اور رحمن کے درمیان حائل ہونے کی کوشش کرتا ہے، چنانچہ جو کام جس قدر اللہ کو پسند اور بندے کیلئے مفید ہو گا شیطان اتنی ہی اس میں رکاوٹیں ڈالے گا، لہذا شیطان دورانِ نماز بھی وسوسے ڈالتا ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: ([نماز میں وسوسے ڈالنے والے] شیطان کو خنزب کہا جاتا ہے، جب بھی تمہیں نماز میں [وسوسہ] محسوس ہو تو اللہ کی پناہ مانگو، اور اپنی بائیں جانب تھوک دو) مسلم

قرآن کریم کی تلاوت کے وقت بھی شیطان سے پناہ مانگنی چاہیے: {فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ} جب بھی قرآن پڑھیں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ حاصل کر لیں۔ [النحل:۹۸]

قضائے حاجت کی جگہوں میں شیاطین کی بھرمار ہوتی ہے، ان سے بچاؤ بھی صرف اللہ کی پناہ سے ہی ممکن ہے، چنانچہ قضائے حاجت کے لیے جائے تو کہے: ("اَللَّهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ" [یا اللہ! میں خبیث بھوتوں اور بھوتنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں]) متفق علیہ

ہم صبح شام شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: "یا رسول اللہ! مجھے کوئی وظیفہ سکھا دیں جو میں صبح یا شام کہا کروں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: (تم کہا کرو: "اَللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ" [یا اللہ! آسمان و زمین کو پیدا کرنے والے! خفیہ و اعلانیہ ہر چیز کو جاننے والے! ہر چیز کے پروردگار اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، میں نفسانی شر اور شیطانی شر و شراکت سے تیری پناہ چاہتا ہوں] تم یہ صبح، شام اور سوتے وقت کہا کرو) ابو داود

شیطان انسان کو نیند کی حالت میں بھی نقصان پہنچاتا ہے، چنانچہ اگر نیند میں کوئی بری چیز دیکھے تو تعوّذ پڑھے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جب تم میں سے کوئی ناگوار خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین بار تھوک کر تین بار تعوّذ پڑھے، اور اپنی کروٹ بدل لے) مسلم

غصہ شیطان کے غالب آنے کا ذریعہ ہے، غصے کی وجہ سے انسان گناہ کی طرف اقدام کرتا ہے، جبکہ تعوّذ پڑھنے پر غصہ ختم ہو سکتا ہے، چنانچہ سلیمان بن صُرد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "میں نبی ﷺ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو دو آدمیوں کی آپس میں تو تکار ہو گئی، ایک کا چہرہ لال اور رگیں غصہ سے پھولنے لگیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: (مجھے ایک جملے کا علم ہے اگر یہ اسے پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے گا، چنانچہ اگر یہ "أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ" [میں شیطان سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں] پڑھ لے تو غصہ ختم ہو جائے گا) بخاری

شیطان ہم بستری کے وقت سے انسان کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے، لیکن اللہ کی پناہ سے اس کے اثرات رفع ہو جاتے ہیں آپ ﷺ کا فرمان ہے: (اگر تم میں سے کوئی اپنی اہلیہ کے پاس جاتے ہوئے کہے: "اَللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا" [یا اللہ! ہمیں اور ہمیں عطا ہونے والی اولاد کو شیطان سے محفوظ فرما] اگر اس ملاپ سے ان کیلئے اولاد لکھی گئی تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا) متفق علیہ

گدھا رِینکنے لگے تو ہمیں تعوّذ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے؛ کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ کر رِینکتا ہے، آپ ﷺ کا فرمان ہے: (جب تم گدھے کو رینکتے ہوئے سنو تو تعوّذ پڑھو، کیونکہ گدھے کو شیطان نظر آیا ہے) متفق علیہ

بندوں کے دل رحمن کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے دلوں کو بدل دیتا ہے، چنانچہ راہ لگانے کے بعد گمراہ اور گمراہ کرنے کے بعد راہ لگاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ("اَللَّهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْ تُضِلَّنِيْ" [یا اللہ! میں تیری عزت کی پناہ چاہتا ہوں کہ تو مجھے گمراہ کر دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں]) مسلم

اسی طرح آپ ﷺ نے اطاعت گزاری کے بعد نافرمان بننے سے بھی اللہ تعالی کی پناہ مانگی ہے۔

اللہ کیساتھ شرک گمراہی کی انتہا ہے، چنانچہ توحید پرستوں کے سربراہ اپنے بارے میں شرک سے خوف کھاتے تھے، چنانچہ نبی ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیتے ہوئے فرمایا: (تم کہو: "اَللَّهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ" [یا اللہ! میں جان بوجھ کر تیرے ساتھ شرک کرنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور جس کا مجھے علم نہیں ہے اس سے بخشش مانگتا ہوں]) بخاری نے ادب المفرد میں بیان کیا ہے۔

انسانی نفس انسان کو برائی کی طرف لے جاتا ہے، اس میں شر کا عنصر موجود ہے، لیکن کامیاب شخص وہی ہے جو اسے اطاعت میں مصروف رکھے، اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ چاہے، چنانچہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ("اَللَّهُمَّ أَسْتَهْدِيكَ لِأَرْشَدِ أَمْرِي، وأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي" [یا اللہ! میں تجھ سے اپنے معاملات کیلئے بہترین راستے کی جانب رہنمائی چاہتا ہوں، اور اپنے نفس کے شر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں]) احمد

بلکہ ہر خطبے کی ابتدا میں نفسانی شر سے اللہ کی پناہ مانگنا بھی سنت ہے، آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: (ہم نفسانی وبُرے اعمال کے شر سے اُسی کی پناہ چاہتے ہیں) ترمذی

انسانی اعضا کو ہوس پرستی گھیرے میں لے لیتی ہے، چنانچہ اعضا کا فائدہ اسی وقت ہوگا جب انہیں نیک کاموں میں مصروف کیا جائے، اور انہیں بدی و برائی سے دور رکھتے ہوئے ان کیلئے ہمیشہ اللہ کی پناہ مانگتے رہیں، نبی ﷺ نے اپنے صحابی کو ایک دعا سکھاتے ہوئے فرمایا: ("اَللَّهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ شَرِّ سَمْعِيْ، وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ، وَ مِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ" [یا اللہ! میں اپنے کان، آنکھ، زبان، دل اور شرمگاہ کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں]) ترمذی

نبی ﷺ نے "غیر مفید علم، خشوع سے عاری دل، سیر نہ ہونے والے نفس، اور مسترد ہو جانے والی دعا سے پناہ مانگی ہے" مسلم

نیکی کا ہر کام خیر جبکہ برائی کا ہر کام شر ہے، اس لیے نیکیاں کرو اور اللہ سے ان کی قبولیت اور ان پر استقامت مانگو، اسی طرح برائی سے بچو اور برائی کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو، نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ("وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ شَرِّ مَا صَنَعْتُ" [یا اللہ! میں اپنے اعمال کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں]) متفق علیہ

ظلم تباہی کا موجب ہے اور مظلوم کی بد دعا رد نہیں کی جاتی، چنانچہ نبی ﷺ اس کے شر سے پناہ مانگتے، لہذا جب بھی سفر کرتے تو مظلوم کی بد دعا سے اللہ کی پناہ مانگتے۔ مسلم

اللہ تعالی کو صرف اچھا اخلاق اور اچھے عمل ہی پسند ہیں، برے اخلاق اور عمل کو اللہ تعالی پسند نہیں فرماتا، ہر مسلمان اچھے کام کرتا ہے، اور برے کاموں سے دور رہتے ہوئے ان کے شر سے بھی اللہ کی پناہ مانگتا ہے، چنانچہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: ("اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ، وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ" [یا اللہ! میں برے اخلاق، بد عملی، اور ہوس سے تیری پناہ چاہتا ہوں]) ترمذی

انسانی زندگی مشکلات میں گھری ہوئی ہے، اور ان مشکلات سے بچنے کا بہترین راستہ اللہ کی پناہ ہے؛ کیونکہ اسی نے مخلوقات کو پیدا کیا ہے اور وہی ان کے شر سے محفوظ رکھنے پر قادر ہے، چنانچہ آپ ﷺ جب بھی بستر پر لیٹتے تو فرماتے: ("أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ" [میں تیرے قبضے میں موجود ہر شریر کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں]) مسلم

زندگی ہمیشہ ایک ڈگر پر قائم نہیں رہتی، چنانچہ اگر کوئی زوال نعمت کی صورت میں تبدیلی دیکھے تو اللہ کی پناہ مانگے، چنانچہ نبی ﷺ کی دعا عام طور پر یہ ہوا کرتی تھی: ("اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ" [یا اللہ! میں زوالِ نعمت سے تیری پناہ چاہتا ہوں]) مسلم؛ کیونکہ اللہ تعالی ہی سخت آفتوں، بد بختی، اور تقدیر کے برے فیصلوں سے بچانے والا ہے۔

فقیری اور امیری اچھائی یا برائی کا سبب بنتی ہے، لیکن سعادت مندی اسی صورت میں ہے کہ اسباب کیسے بھی ہوں تقوی کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے، تاہم جو شخص فقیری اور امیری کے شر سے اللہ کی پناہ چاہے تو اللہ تعالی اس کے تحفظ کیلئے کافی ہے، چنانچہ نبی ﷺ دعا کیا کرتے تھے: ("اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ الْغِنَى وَالْفَقْرِ" [یا اللہ! میں فتنۂ جہنم، عذاب جہنم، اور امیری و فقیری کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں]) ابو داود

اسلام خوشی و مسرت کا دین ہے، چنانچہ دکھ تکلیف کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں؛ کیونکہ دکھ تکلیف کی وجہ سے انسان دینی و دنیاوی ترقی سے پیچھے رہ جاتا ہے، چنانچہ نبی ﷺ دعا فرمایا کرتے تھے: ("اَللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ" [یا اللہ! میں دکھ تکلیف سے تیری پناہ چاہتا ہوں]) متفق علیہ

جسم میں اگر بیماری سرایت کر جائے تو اللہ کے ہاں اس کی شفا ہے، چنانچہ بیماری کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو اللہ کی طرف خیر وعافیت ملے گی، ایک بار عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو نبی ﷺ سے اپنے جسم میں درد کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: (اپنے جسم پر درد والی جگہ ہاتھ رکھو، اور تین بار "بِسْمِ اللهِ" کہو، اور پھر اس کے بعد سات بار کہو: "أَعُوذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ" [میں اپنی موجودہ اور ممکنہ تکالیف سے اللہ اور اس کی قدرت کی پناہ چاہتا ہوں]) مسلم

جادو اور نظر بد بااثر چیزیں ہیں، ان سے تحفظ کیلئے تعوّذ جیسی کوئی چیز نہیں ہے،، معوّذتین [سورہ الفلق اور الناس] جامع ترین تعوّذ کے الفاظ ہیں، یہ اللہ کے حکم کیساتھ مصیبت سے بچاتی ہیں، اور اگر کوئی مصیبت آ بھی جائے تو رفع کر دیتی ہیں، آپ ﷺ نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: (کیا میں تمہیں پناہ حاصل کرنے والوں کا سب سے افضل وظیفہ نہ بتلاؤں؟ {قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ} اور {قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ}) احمد

دشمنوں کے شر، اور انکی پھبتی سے تحفظ اللہ کی پناہ لینے سے ممکن ہے، آیات الہی سے روگردان کفار سے بحث و مباحثہ دل میں ان کا رعب ڈال سکتا ہے، لیکن اس سے تحفظ اللہ کی پناہ میں پنہاں ہے، {إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ إِنْ فِي صُدُورِهِمْ إِلَّا كِبْرٌ مَا هُمْ بِبَالِغِيهِ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ} حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کی طرف سے نازل شدہ کسی دلیل کے بغیر آیات کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ ان کے دلوں میں تکبر بھرا ہوا ہے مگر وہ اپنے دلی مقاصد تک نہیں پہنچ سکتے، آپ اللہ کی پناہ مانگیں، وہ سب کچھ دیکھتا اور سنتا ہے [غافر:٥٦]

ہمسائے کو اپنے پڑوسی کے ساتھ احسان کرنے کا موقع ملتا رہتا ہے، اور اسے اپنے پڑوسی کے کچھ نہ کچھ رازوں کا علم بھی ہوتا ہے، چنانچہ اچھا پڑوسی ان پر پردہ ڈالے رکھتا ہے، جبکہ برا پڑوسی پردہ نہیں رکھتا، اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا: (برے پڑوسی سے اللہ کی پناہ مانگو) نسائی

انسانی دل پر فتنوں کو ایسے تسلسل کیساتھ جھونکا جاتا جیسے چٹائی کے تنکے پے در پے ہوتے ہیں، اور ان فتنوں سے بچاؤ اللہ کی پناہ میں آنے سے ہی ممکن ہے، چنانچہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: (فتنے ظاہری ہوں یا باطنی سب سے اللہ کی پناہ مانگو) مسلم

ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں: "اس حدیث میں حق پر قائم ہونے کے باوجود فتنوں سے پناہ مانگنے کا استحباب ثابت ہوتا ہے؛ کیونکہ فتنے بسا اوقات ایسی جگہ پھنسا دیتے ہیں جہاں پھنسنے کا اندیشہ بھی نہیں ہوتا"

فتنوں کی تعداد اور شکلیں بہت زیادہ ہیں، ان تمام فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ زندگی اور موت سمیت مسیح دجال کا فتنہ ہے، چنانچہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ان چیزوں سے دورانِ نماز سلام سے پہلے اللہ تعالی کی پناہ مانگتے تھے۔ متفق علیہ

دنیا ایک ایسا فتنہ ہے جس سے صرف اللہ ہی بچا سکتا ہے، چنانچہ نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمایا کرتے تھے: ("وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا" [یا اللہ! میں دنیا کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں]) بخاری

آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثروت و غربت کے فتنے سے بھی پناہ مانگا کرتے تھے۔

تکلیفیں اللہ تعالی کیساتھ دلی لگاؤ کے ذریعے زائل کی جاتی ہیں، چنانچہ سفر بھی تکلیف کی شکل ہے، اس لئے مسافر کو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے: ([مسافر کو چاہیے کہ] آنے جانے کی تھکاوٹ اور ماندگی، اہل و عیال اور مال میں خرابی سے اللہ تعالی کی پناہ مانگ لے) مسلم

اور جو شخص کسی جگہ پڑاؤ ڈالے اور کہے: ("أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ" [میں مخلوقات کے شر سے اللہ تعالی کے کامل ترین کلمات کے ذریعے پناہ چاہتا ہوں] تو جب تک اپنے پڑاؤ کی جگہ سے کوچ نہیں کر جاتا اس وقت تک کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی) مسلم

اس دھرتی پر رونما ہونے والی تبدیلیوں کو دیکھ کر مؤمن اللہ کی پناہ مانگتا ہے، چنانچہ ہوائیں کچھ تو رحمت ہوتی ہیں تو کچھ پوری قوم کیلئے زحمت بن جاتی ہیں، چنانچہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جب بھی ہوا چلتی تو فرماتے: ("اَللَّهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيهَا، وَشَرِّ مَا

أُرْسِلَتْ بِهِ" [یا اللہ! میں تجھ سے اس ہوا کی، اس میں موجود اشیا کی اور جن [احکامات] کیساتھ اسے بھیجا گیا ہے سب کی خیر مانگتا ہوں، اور یا اللہ! میں اس ہوا کے، اس میں موجود اشیا کے اور جن [احکامات] کیساتھ اسے بھیجا گیا ہے سب کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں]) مسلم

اللہ تعالی نے متعدد اقوام پر بادلوں سے عذاب نازل فرمایا، چنانچہ آپ ﷺ جس وقت بادل آتے ہوئے دیکھتے تو فرماتے: ("اَللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهِ" [یا اللہ! جن [احکامات] کیساتھ اسے بھیجا گیا ہے ہم ان کے شر سے تیری پناہ چاہتے ہیں]) مسلم

جسے اللہ کی معرفت مل جائے تو وہ اللہ سے محبت کرتا ہے، اور اس کے عقاب و عذاب سے ڈرتا ہے، چنانچہ نبی ﷺ سجدہ میں کہا کرتے تھے: ("اَللَّهُمَّ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ" [یا اللہ! میں تیری رضا کے ذریعے تیری ناراضی اور معافی کے ذریعے تیری سزا سے پناہ چاہتا ہوں، میں تجھ سے تیری ہی پناہ چاہتا ہوں، میں تیری ایسے ثنا بیان نہیں کر سکتا جیسے تونے خود اپنی ثنا بیان کی ہے۔]) مسلم

نبی ﷺ اپنے صحابہ کرام کو آگ کے عذاب سے پناہ مانگنے کی تلقین فرماتے، اور کہتے: (اللہ تعالی سے آگ کے عذاب سے پناہ مانگو) مسلم

اس تفصیل کے بعد: مسلمانو!

عالم پناہ صرف اللہ تعالی ہی ہے، اس کے سوا کوئی خالق اور معبود نہیں ہے، ملجا و ماوا صرف وہی ہے، جو بھی اللہ تعالی کیساتھ تعلق جوڑ کر اس کے سامنے اپنی ضروریات رکھے تو اس کی حاجت روائی ہوگی، اللہ تعالی اس کی مشکل کشائی فرمائے گا اور تمام تنگیاں آسان بنا دے گا، چنانچہ مسلمان کو اپنا دل اللہ کیساتھ جوڑنا چاہیے اور ہر چھوٹے بڑے معاملے میں اسی کی پناہ حاصل کرنی چاہیے، اکتاہٹ کا شکار نہ ہو، طلبِ پناہ کے ذریعے اپنے رب کی عبادت بجالائے، اپنے آپ کو تحفظ دے، یہی انسان کی سعادت و عزت کا سامان ہے۔

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ: {فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ [٥٠] وَلَا تَجْعَلُوا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ إِنِّي لَكُمْ مِنْهُ نَذِيرٌ مُبِينٌ} اللہ کی طرف دوڑو، بیشک میں تمہیں اس سے واضح ڈرانے والا ہوں [٥٠] اور اللہ کیساتھ کسی کو شریک مت بناؤ، بیشک میں تمہیں اس سے واضح ڈرانے والا ہوں [الذاریات:٥٠-٥١]

اللہ تعالی میرے اور آپ سب کیلئے قرآن مجید کو خیر و برکت والا بنائے، مجھے اور آپ سب کو اس ذکرِ حکیم سے مستفید ہو نیکی توفیق دے، میں اپنی بات کو اسی پر ختم کرتے ہوئے اللہ سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں۔

دوسرا خطبہ

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں کہ اُس نے ہم پر احسان کیا، اسی کے شکر گزار بھی ہیں کہ اس نے ہمیں نیکی کی توفیق دی، میں اسکی عظمت اور شان کا اقرار کرتے ہوئے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ بر حق نہیں وہ یکتا اور اکیلا ہے، اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں، اللہ تعالی اُن پر، آل و صحابہ کرام پر ڈھیروں رحمتیں و سلامتی نازل فرمائے۔

مسلمانو!

غیر اللہ کیساتھ دل لگانے اور اسکی پناہ حاصل کرنے والے کو اللہ تعالی اُسی کے سپرد فرما دیتا ہے، جس کی بنا پر ایک تو غیر اللہ کیساتھ دل لگانے کی وجہ سے رسوا ہوتا ہے، اور دوسری طرف مقصد بھی حاصل نہیں ہوتا، اب نہ تو اللہ سے کچھ حاصل کر پایا اور نہ ہی غیر اللہ سے کچھ ملا، فرمانِ باری تعالی ہے: {وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَعَلَّهُمْ يُنْصَرُونَ [٧٤] لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُحْضَرُونَ} لوگوں نے اللہ کے علاوہ اپنی مدد کیلئے معبود بنا لیے ہیں [٧٥] لیکن وہ ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے بلکہ یہ لوگ الٹے ان کے لیے حاضر باش لشکر بنے ہوئے ہیں [یس:٧٤-٧٥]

بلکہ قیامت کے دن سب ایک دوسرے سے اظہار لا تعلقی کرینگے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: {وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لِيَكُونُوا لَهُمْ عِزًّا [٨١] كَلَّا سَيَكْفُرُونَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُونُونَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا} نیز ان

لوگوں نے اللہ کے سوا دوسرے معبود بنا رکھے ہیں تاکہ وہ ان کے مدد گار بنیں[٨١] ایسا ہر گز نہ ہو گا وہ معبود تو ان کی عبادت سے ہی انکار کر دیں گے بلکہ الٹا ان کے مخالف بن جائیں گے[مریم:٨١-٨٢]

جنوں اور جادو گروں سے پناہ طلب کرنے والا شخص کبھی اپنی مراد نہیں پا سکے گا، بلکہ وہ اسے مزید برائی، خوف، دہشت، ورطۂ حیرت، اور ڈر میں مبتلا کر دینگے، فرمانِ باری تعالی ہے: {وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْإِنْسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا} اور کچھ انسان چند جنوں کی پناہ مانگا کرتے تھے، تو جنوں نے انہیں مزید بیوقوف بنا دیا۔[الجن:٦]

خوش قسمت وہی ہے جو اپنی ضروریات ربِ عظیم کے سامنے رکھے؛ کیونکہ وہی مشکل کشائی، حاجت روائی اور دکھوں کا مداوا کرنے والا ہے، اللہ تعالی مشرکوں کی تمام باتوں سے بالا تر ہے۔

یہ بات جان لو کہ ، اللہ تعالی نے تمہیں اپنے نبی پر درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا اور فرمایا:[إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا] اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔[الأحزاب:٥٦]

اللهم صل وسلم وبارك على نبينا محمد، یا اللہ! حق اور انصاف کے ساتھ فیصلے کرنے والے خلفائے راشدین: ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور بقیہ تمام صحابہ سے راضی ہو جا؛ یا اللہ! اپنے رحم و کرم کے صدقے ہم سے بھی راضی ہو جا، یا اکرم الاکرمین!

یا اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما، شرک اور مشرکوں کو ذلیل فرما، یا اللہ! دین کے دشمنوں کو نیست و نابود فرما، یا اللہ! اس ملک کو اور مسلمانوں کے تمام ممالک کو خوشحال اور امن کا گہوارہ بنا دے۔

یا اللہ! پوری دنیا میں مسلمانوں کے حالات درست فرما، خونِ مسلم کی حفاظت فرما، اور تمام مسلم علاقوں کو امن و امان اور استحکام کا گہوارہ بنا دے، اور انہیں تیری طرف رجوع کرنے کی توفیق عطا فرما۔

یا اللہ! ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے محفوظ فرما۔

یا اللہ! ہمارے حکمران کو تیری رہنمائی کے مطابق توفیق عطا فرما، اور ان کے سارے اعمال اپنے رضا کیلئے مختص فرما، اور تمام مسلم حکمرانوں کو تیری کتاب کے نفاذ اور شریعت کو بالا دستی دینے کی توفیق عطا فرما، یا ذوالجلال و الاکرام!

یا اللہ! ہمارے سپاہیوں کو کامیاب فرما، یا اللہ! ان کے قدموں کو ثابت بنا، یا اللہ! ان کی نشانے درست فرما، اور انہیں اخلاص، تقوی، اور رہنمائی عطا فرما، یاذوالجلال والا کرام!

ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر خوب ظلم ڈھائے، اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ فرمائے تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

یا اللہ! تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو ہی غنی ہے ہم تیرے در کے فقیر ہیں، ہم پر بارش نازل فرما، اور ہمیں مایوس مت فرما، یا اللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یا اللہ! ہمیں بارش عطا فرما، یا اللہ! ہمیں بارش عطا فرما۔

اللہ کے بندو!

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾ اللہ تعالی تمہیں عدل، احسان اور قرابت داروں کو [امداد] دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی، برے کام اور سرکشی سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں اس لئے نصیحت کرتا ہے کہ تم اسے (قبول کرو) اور یاد رکھو۔[النحل:۹۰]

تم اللہ کو یاد رکھو جو صاحبِ عظمت و جلالت ہے وہ تمہیں یاد رکھے گا۔ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو تو وہ اور زیادہ دے گا، یقیناً اللہ کا ذکر بہت بڑی عبادت ہے، تم جو بھی کرتے ہو اللہ تعالی جانتا ہے۔